بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

زیرِ نگرانی:۔ صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی

لجنہ اماءِ اللہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ
خدیجہ
جرمنی

مدیرہ: آصفہ احمد

جلد نمبر 14 پروف ریڈنگ: سیّدہ منور صاحبہ۔صابرہ احمد صاحبہ ماہ تبلیغ 1390 ہجری شمسی بمطابق فروری 2011ء گرافکس وکمپوزنگ: فوزیہ بشریٰ صاحبہ شمارہ نمبر 1

القرآن الحکیم

وَلَا تَسۡتَوِی الۡحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ ؕ اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ فَاِذَا الَّذِیۡ بَیۡنَکَ وَبَیۡنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیۡمٌ O (حٰم سجدۃ آیت ۳۵)

"نہ اچھائی برائی کے برابر ہوسکتی ہے اور نہ برائی اچھائی کے (برابر)۔ایسی چیز سے دفاع کر کہ جو بہترین ہو۔تب ایسا شخص جس کے اور تیرے درمیان دشمنی تھی وہ گویا اچانک ایک جانثار دوست بن جائے گا۔"

حدیثِ نبوی ﷺ

قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: یَنۡزِلُ عِیۡسَی بۡنُ مَرۡیَمَ اِلَی الۡاَرۡضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوۡلَدُلَہٗ. (مشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ ص ۴۸۰)

"آنحضرت ﷺ نے فرمایا مسیح جب نزول فرما ہوں گے تو شادی کریں گے، ان کی (بشارتوں کی حامل) اولاد ہوگی۔"

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔

اس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا (پیشگوئی مصلح موعودؓ)

خدائے رحیم وکریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جلّ شانہ وعزاسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ "میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔اے مظفر تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں اور جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں۔اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے مبارک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہوجائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریّت ونسل ہوگا۔خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے۔وہ نور اللہ ہے۔مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔وہ دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے)۔دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظۡہَرُ الۡاَوَّلِ وَالۡاٰخِرِ. مَظۡہَرُ الۡحَقِّ وَالۡعُلَاءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔وَکَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِیًّا۔"

"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندہ کی نسبت شک میں ہو۔اگر تمہیں اس فضل واحسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندہ پر کیا تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز نہ پیش کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لیے تیار ہے۔"

(اشتہار 20 فروری 1886 تذکرہ صفحہ 109.112 مطبوعہ 2006)

تحریک جدید کے مطالبات

حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک صوفی سے پوچھا گیا کہ خدا کس طرح مل سکتا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کم کھانے، کم سونے اور کم بولنے سے۔یہ تین چیزیں خدا سے ملاتی ہیں۔پس تحریک جدید جو ہے وہ کم خوردن پر زور دیتی ہے۔سادہ زندگی اختیار کرنے سے تم شوربہ پکاؤ گی تو تم آسانی سے دو اور غریبوں کو اپنے ساتھ کھانا کھلا سکو گی۔اس طرح تمہارا دل بھی خوش ہو جائے گا اور ایک غریب کا دل خوش کرنے سے تو خدا تعالیٰ بھی خوش ہوجاتا ہے۔اور تم چندے بھی دے سکو گی اور دوسرے دینی مشاغل میں بھی وہ بچایا ہوا روپیہ صرف کر سکو گی۔اگر امیر عورتیں ایسی عادتیں اپنا لیں تو وہ اپنے خاوندوں کو بھی سدھار سکتی ہیں۔اور میں نے ایسی کئی مثالیں دیکھی ہیں جہاں عورتوں نے اپنے مردوں کو سدھارا۔اور انہوں نے اپنے مردوں کو بھی مخلص بنا دیا۔وہ چونکہ خود سادہ زندگی بسر کرتی تھیں۔اس لئے انہوں نے اپنے خاوندوں کو بھی ایسا بنا دیا۔

پس تحریک جدید میں عورتوں کا بہت بڑا دخل ہے۔تم اقتصادی طور پر اپنے خاوندوں کی مدد کرو۔سادہ خوراک کھانے کی عادت ڈالو۔جو عورت زیور سے خوش ہو جاتی ہے وہ بڑے کام نہیں کر سکتی پس سادہ کھانا کھاؤ۔سادہ کپڑے پہنو۔اور مساوات قائم کرو ورنہ خدا خود تمہارے اندر مساوات قائم کر دے گا۔آج کل خدا تعالیٰ ایک نئی بادشاہت قائم کرنا چاہتا ہے۔نئی بادشاہت میں امیر غریب ہو جائیں گے اور غریب امیر۔جو مصیبت امیر اپنے اوپر عائد کریں گے۔اس کا کوئی دوسرا ذمہ دار نہ ہوگا۔بلکہ وہ خود ذمہ دار ہونگے۔اگر تم دنیا میں سکھ حاصل کرنا چاہتی ہو اور خدا کو بھی خوش کرنا چاہتی ہو تو اپنے مالوں میں سے غریب کو

بقیہ صفحہ 2 پر

حضرت مصلح موعودؓ کا پاکیزہ بچپن

حضرت مصلح موعودؓ کا بچپن

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمدؓ صاحب کی پیدائش الٰہی بشارات کے مطابق 12 جنوری 1889ء کو ہوئی ۔ یہ اولوالعزم بچہ بڑھا اور یہ ذہین وفہیم بچہ دنیا کا عظیم لیڈر بن گیا۔ آپ کو حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ صاحبہ جیسی عمدہ تربیت کرنے والی ماں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسا شفیق باپ ملا تھا۔ اور اس پر خوبی یہ کہ تربیت کو قبول کرنے کی اہلیت خدا تعالیٰ نے آپ کی فطرت میں ودیعت کردی تھی ۔ آپ کی ذات میں جو بلند عزائم کی مثالیں نظر آتی ہیں وہ بچپن ہی سے آپ کے اندر موجزن تھیں۔ اس بارے میں ایک واقعہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لدھیانہ میں قیام فرماتھے۔ میں بھی وہیں تھا۔ محمودؓ کوئی تین برس کا ہوگا۔۔۔ آدھی رات کا وقت تھا جو میں جاگا اور مجھے محمودؓ کے رونے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِدھر اُدھر کی باتوں میں بہلانے کی آواز آئی ۔ حضرت علیہ السلام سے گود میں لئے پھرتے تھے اور وہ کسی طرح چپ نہیں ہوتا تھا۔ آخر آپ علیہ السلام نے کہا کہ **دیکھو محمودؓ! وہ کیسا تارا ہے!!** بچہ نے نئے مشغلہ کی طرف دیکھا اور ذرا چپ ہوکر وہی رونا اور چلانا اور یہ کہنا شروع کردیا ”**ابا تارے جانا**“

(سوانح فضل عمر جلد اوّل ص 75.76)

اطاعت کی اعلیٰ مثال

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو ہدایت فرمائی تھی کہ کسی سے کوئی چیز لے کر نہ کھانا۔ آپ کی اطاعت کا یہ عالم تھا کہ اپنے گھر میں متصل مکان میں حضرت مولوی شیر علیؓ صاحب سے پڑھنے کے لئے تشریف لے جاتے تھے ۔ اگر پیاس لگتی تو اپنے گھر آتے اور پانی پی کر پھر چلے جاتے ۔ مقصد یہی تھا کہ حضور علیہ السلام کے حکم کی نافرمانی نہ ہو۔ یہی حد درجہ کی احتیاط ہے جسے دوسرے لفظوں میں تقویٰ کہتے ہیں۔

(سوانح فضل عمر جلد اوّل ص 114,115)

حضرت مصلح موعودؓ کی تعلیم کا آغاز گھر پر ہی قرآن کریم ناظرہ پڑھنے کے ذریعے ہوا۔ اس غرض سے حضور علیہ السلام نے حافظ احمداللہ صاحب ناگپوری کو مقرر فرمایا۔ ناظرہ قرآن کریم پڑھ لینے کے بعد آپ کی دنیوی تعلیم کا آغاز ہوا۔ چونکہ حضرت مصلح موعودؓ کے صاحبِ فضل ہونے کی خبر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دے دی تھی اس لئے آپ کی تعلیم کی طرف حضور علیہ السلام نے کوئی خاص توجہ نہیں دی۔ تاکہ کوئی اس موعود بچے کے علم وعرفان کے بارے میں شک نہ کر سکے۔ تاہم حضور علیہ السلام نے آپ کے قرآن ختم کرنے کی بہت خوشی منائی اور 7 جون 1897ء کو ایک تقریب کا اہتمام کیا اور ایک نظم ”محمود کیا آمین“ لکھی۔

اساتذہ کا احترام

حضرت مولوی شیر علیؓ صاحب آپ کو انگریزی پڑھایا کرتے تھے وہ بیان فرماتے ہیں ۔”ایک دن بارش ہورہی تھی مگر زیادہ نہ تھی بندہ وقت مقرر پر حضورؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سیڑھیوں کا دروازہ کھٹکھٹایا حضورؓ نے دروازہ کھولا ۔ بندہ اندر آکر برآمدہ میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ آپ کمرہ میں تشریف لے گئے ۔ میں سمجھا کتاب لے کر باہر برآمدہ میں تشریف لائیں گے مگر جب آپؓ کے باہر تشریف لانے میں کچھ دیر ہوگئی تو میں نے اندر کی طرف دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ آپؓ فرش پر سجدہ میں پڑے ہوئے ہیں ۔ میں نے خیال کیا کہ آج بارش کی وجہ سے شاید آپؓ سمجھتے تھے کہ میں حاضر نہیں ہوں گا اور جب میں آگیا ہوں تو آپؓ کے دل میں خاکسار کیلئے دعا کی تحریک ہوئی اور آپؓ بندہ کیلئے دعا فرمارہے ہیں آپؓ بہت دیر تک سجدہ میں پڑے رہے اور دعا فرماتے رہے۔“

بچپن سے نمازوں کا شوق

بچپن ہی سے آپؓ کو نمازوں کا ایسا شوق پیدا ہوا کہ کبھی نماز ترک نہیں کی ۔ اس بارے میں آپؓ خود فرماتے ہیں ۔۔۔۔۔ ایک دن ضحیٰ کے وقت یا اِشراق کے وقت میں نے وضو کیا اور وہ جُبّہ پہن لیا اس وجہ سے نہیں کہ خوبصورت ہے بلکہ اس وجہ سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے اور متبرک ہے یہ پہلا احساس میرے دل میں خدا تعالیٰ کے فرستادہ کے مقدس ہونے کا تھا، پہن لیا تب میں نے اس کوٹھڑی کا جس میں میں رہتا تھا دروازہ بند کرلیا اور ایک کپڑا اچھا کر نماز پڑھنی شروع کی اور میں اس میں خوب رویا خوب رویا اور اقرار کیا کہ اب نماز کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ اس گیارہ سال کی عمر میں مجھ میں کیسا عزم تھا! اس اقرار کے بعد میں نے کبھی نماز نہیں چھوڑی گو اس نماز کے بعد کئی سال بچپن کے ابھی باقی تھے میرا وہ عزم میرے آج کے ارادوں کو شرماتا ہے۔

(سوانح فضل عمر جلد اوّل ص 97)

حضرت مصلح موعودؓ کے بچپن میں کھیل

حضرت مصلح موعودؓ کے بچپن میں کھیل کے حوالہ سے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں ۔ حضرت صاحبزادہؓ صاحب ۔۔۔۔ کسی ایک کھیل کے ایسے شوقین نہیں ہوئے کہ اس میں غیر معمولی مہارت پیدا کرنے کے لئے اسے مستقلاً اپنا لیا ہو۔ طبیعت میں تجسس کا مادہ بہت تھا اور نئی چیز دیکھنے پر اس کا ذاتی تجربہ حاصل کرنے کا شوق مچلنے لگتا۔ چنانچہ ایسے دنوں میں جب موسم اور طبیعت کو فٹبال سے زیادہ مناسبت ہو، آپ فٹبال کھیلا کرتے ۔ جب کبڈی کا دور دورہ ہوتا، آپ کبڈی کے میدان میں نکل جاتے ۔ جب بچوں میں میروڈبہ یا گلی ڈنڈا کی رو چلتی تو آپؓ میروڈبہ یا گلی ڈنڈا کی ٹیموں میں دکھائی دینے لگتے۔ جب برسات کی جھڑیاں قادیان کے گردا گرد پھیلے ہوئے جوہڑوں کو لبالب بھر دیتیں بلکہ پانی ان کے کناروں سے اچھل کر میدانوں میں پھیل جاتا اور قادیان حد نظر تک پھیلے ہوئے پانی کے درمیان ایک جزیرہ دکھائی دینے لگتا تو تیراکی اور کشتی رانی کا شوق ہر شوق پر غالب آجاتا پھر جب خزاں اور بہار کے معتدل دن رات شکار کا موسم لے کر آتے تو آپ کے دل میں بھی یہ شوق کروٹیں لینے لگتا۔

(سوانح فضل عمر جلد اوّل ص 127)

(مرسلہ صابرہ احمد صاحبہ جماعت آؤگس بُرگ)

یہ تیرا فضل ہے اَے میرے ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ
بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا جو ہوگا ایک دِن محبُوب میرا
کروں گا دُور اُس مہ سے اندھیرا دِکھاؤں گا کہ اِک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اِک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ
مِری ہر بات کو تُو نے جِلا دی مری ہر روک بھی تُو نے اُٹھا دی
مری ہر پیش گوئی خود بنا دی تَریٰ نَسْلاً بَعِیْداً بھی دِکھا دی
جو دی ہے مُجھ کو وُہ کِس کو عطا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی
بہارِ آئی ہے اِس وقتِ خزاں میں لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں
ملاحت ہے عجب اِس دِلستاں میں ہُوئے بدنام ہم اِس سے جہاں میں
عدُو جب بڑھ گیا شور وفغاں میں نہاں ہم ہوگئے یارِ نہاں میں
ہوا مُجھ پر وہ ظاہر میرا ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی
کروں کیونکر ادا مَیں شُکرِ باری فِدا ہو اُس کی رہ میں عُمر ساری
مرے سر پر ہے مِنَّت اسکی بھاری چلی اس ہاتھ سے کشتی ہماری
مری بگڑی ہوئی اُس نے بنادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی

(از دُرِّثمین)

محمود نام ہے تیرا ہر کام خیر ہے
ہر فعل ہر عمل تیرا ہر کام خیر ہے
تیرا مقام زندگی تقویٰ کی ہے مثال
آغاز خیر تھا تیرا انجام خیر ہے

بقیہ: تحریک جدید کے مطالبات

بھی حصہ دو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گی تو وہ دن نزدیک ہیں کہ خدا اس کا انتظام کرے۔ تم ان دنوں کا انتظار مت کرو بلکہ خود ہی ثواب اٹھاؤ۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم اپنی اولادوں کی تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ کرو گی اور دنیا کے لئے اپنے تئیں ایک نمونہ بناؤ گی۔“

(اوڑھنی والیوں کے لئے پھول صفحہ 326-327 مطبوعہ: مئی ۲۰۰۴ء)

بقیہ: ماں کی تربیت پر ہی بچہ کی تربیت کا انحصار ہوتا ہے۔

رہتی ہے اور بچہ بھی ہر وقت ماں کی امداد کا طالب ہوتا ہے۔ بچہ ہر وقت اپنی ماں کا سلوک اور محبت دیکھتا ہے ۔ پھر وہی عادات جو اس کی ماں کی ہوتی ہیں خواہ اچھی ہوں یا بُری اس بچہ میں پیدا ہو جاتی ہیں کہ اس کے ذریعے انسان میں ایسا اہم تغیّر پیدا ہو جاتا ہے جس کا بعد میں آنے والی زندگی پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے۔

(30 جون 1937ء، خطبہ نکاح)

(اوڑھنی والیوں کے لیے پھول صفحہ 312-313 مطبوعہ: مئی ۲۰۰۴ء)

مرسلہ:۔ **فوزیہ بشریٰ صاحبہ اوبرٹس ہاؤزن**

☆ ☆ ☆

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے بابرکت دور کے اہم واقعات

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پسر موعود تھے۔ آپ 12 جنوری 1889ء کو حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ صاحبہ کے بطن سے قادیان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان سے حاصل کی۔ صرف 17 سال کی عمر میں صدر انجمن احمدیہ کے رکن مقرر ہوگئے۔ آپؓ نے نوجوانی میں ہی حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا۔

☆۔ مارچ 1905ء میں آپ نے میٹرک کا امتحان دیا۔

☆۔ مارچ 1906ء میں جلسہ سالانہ میں پہلی مرتبہ تقریر فرمائی۔

☆۔ 26 مئی 1908ء میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات پر آپ نے درج ذیل تاریخی عہد کیا۔

''اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں اور میں اکیلا رہ جاؤں تو میں اکیلا ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پرواہ نہیں کروں گا''۔

☆۔ 29 جولائی 1910ء کو پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

☆۔ فروری 1911ء میں انجمن انصار اللہ کی بنیاد رکھی۔

☆۔ 1913ء اخبار الفضل کی اشاعت ہوئی۔

☆۔ مارچ 1914ء کو آپ خلافت کی مسند پر متمکن ہوئے۔

☆۔ 7 دسمبر 1917ء کو وقف زندگی کی پہلی تحریک فرمائی۔

☆۔ یکم جنوری 1919ء صدر انجمن احمدیہ میں نظارتوں کا قیام فرمایا۔

☆۔ 1920ء میں امریکہ مشن کی بنیاد رکھی گئی۔

☆۔ 1922ء میں پہلی مجلس مشاورت شروع ہوئی۔

☆۔ 25 دسمبر 1922ء لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں آیا۔

☆۔ 7 مارچ 1923ء تحریک شدھی کے خلاف زبردست اعلان جہاد فرمایا۔

☆۔ 1924ء ویمبلے کانفرنس میں شرکت فرمائی۔

☆۔ 19 اکتوبر 1924ء مسجد فضل لندن کی بنیاد رکھی گئی۔

☆۔ 1924ء میں کابل افغانستان میں مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو شہید کر دیا گیا۔

☆۔ 26 مئی 1926ء قصر امامت کی بنیاد رکھی گئی۔

☆۔ 20 مئی 1928ء جامعہ احمدیہ کا افتتاح فرمایا۔

☆۔ 17 جون 1928ء آپ کی تحریک پر پورے ہندوستان میں پہلا عظیم الشان یوم سیرۃ النبی ﷺ منایا گیا۔

☆۔ 14 جنوری 1929ء گورنر پنجاب سے لاہور میں ملاقات ہوئی۔

☆۔ 30 اگست 1929ء سائمن کمیشن کی رپورٹ پر آپ کا تبصرہ شائع ہوا۔ جسے بہت سراہا گیا۔

☆۔ دسمبر 1930ء کو آپ کے بڑے بھائی حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

☆۔ 1931ء میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی بنائی گئی۔ آپ اس کے پہلے صدر منتخب ہوئے۔

☆۔ 8 اکتوبر 1932ء آپ کی تحریک پر پورے پاکستان میں پہلا یوم دعوت الی اللہ منایا گیا۔

☆۔ 23 نومبر 1934ء تحریک جدید کے اجراء کا اعلان فرمایا۔

☆۔ 1938ء میں آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام فرمایا۔

☆۔ 1939ء میں خلافت جوبلی منائی۔ کیونکہ اس سال خلافت کے 25 سال پورے ہوگئے۔ اس سال حضورؓ نے جماعت سے کہا کہ شکرانے کے طور پر نیک کاموں میں حصہ لیں۔ اسی سال آپ نے ایک کمیٹی بنائی جس کا کام یہ تھا کہ وہ ہجری شمسی کیلنڈر کا ڈھانچہ تیار کرے۔ اس کمیٹی نے جو کیلنڈر تیار کیا اس کے مہینوں کے نام اسلامی واقعات کی روشنی میں اس طرح رکھے گئے۔ صلح (جنوری)، تبلیغ (فروری)، امان (مارچ) شہادت (اپریل)، ہجرت (مئی)، احسان (جون)، وفاء (جولائی)، ظہور (اگست)، تبوک (ستمبر)، اخاء (اکتوبر)، نبوت (نومبر)، فتح (دسمبر)۔

☆۔ دسمبر 1939ء لوائے احمدیت پہلی دفعہ لہرایا گیا۔

☆۔ 12 دسمبر 1941ء حضورؓ نے رویاء بیان فرمائی جس میں بتایا گیا کہ حضورؓ کو مستقبل میں ہجرت کرکے پہاڑی وادی میں تنظیم کی غرض سے نیا مرکز قائم کرنا پڑے گا۔

☆۔ 27 نومبر 1942ء جماعت کو سینما بینی اور ریڈیو کے بداثرات سے بچنے کی نصیحت فرمائی۔

☆۔ 1934ء میں افتاء کمیٹی کا قیام عمل میں آیا۔

☆۔ 28 جنوری 1944ء کو آپؓ نے قادیان میں پہلی دفعہ مصلح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔

☆۔ 24 جولائی 1945ء تا 1965ء سے جماعت احمدیہ کے لئے ایک نئے انقلابی دور کی پیش گوئی۔

☆۔ 31 اگست 1947ء قادیان سے پاکستان کی طرف ہجرت کی۔

☆۔ 1948ء پاکستان میں جماعت کے مرکز ربوہ کا افتتاح ہوا۔

☆۔ 7 نومبر 1948ء ربوہ میں پہلی پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔

☆۔ 19 ستمبر 1949ء ربوہ میں مستقل رہائش کا آغاز ہوا۔

☆۔ 12 مئی 1950ء مندرجہ ذیل مرکزی عمارات کا افتتاح فرمایا۔ قصر خلافت، دفاتر صدر انجمن احمدیہ، دفاتر تحریک جدید، دفتر لجنہ اماء اللہ، تعلیم السلام ہائی سکول۔

☆۔ اپریل 1950ء المنار لاہور کی اشاعت ہوئی۔

☆۔ 14 جون 1951ء جامعہ نصرت ربوہ کا افتتاح فرمایا۔

☆۔ 1952ء میں حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگمؓ صاحبہ کی وفات ہوئی۔

☆۔ 15 اپریل 1952ء خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دفتر کا افتتاح عمل میں آیا۔

☆۔ اپریل 1953ء فسادات پنجاب میں جماعت کی کامیاب راہنمائی۔

☆۔ 26 جون 1953ء تعلیم الاسلام کالج کا سنگِ بنیاد رکھا۔

☆۔ 10 مارچ 1954ء بیت المبارک ربوہ میں آپؓ پر قاتلانہ حملہ ہوا۔

☆۔ 1956ء کو فضل عمر ہسپتال کا سنگ بنیار رکھا گیا۔

☆۔ 28 دسمبر 1957ء تحریک جدید وقف جدید کا اعلان کیا۔

☆۔ 63-1962ء چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری مقرر ہوئے۔

☆۔ سلسلہ احمدیہ کے ان بزرگوں کو خالد احمدیت کا خطاب دیا گیا۔ حضرت ملک عبدالرحمٰن خادم صاحب حضرت مولانا جلال دین صاحب شمس صاحب، حضرت ابوالعطاءؓ صاحب جالندھری۔

☆۔ 1964ء بحثیت امام جماعت احمدیہ 50 سال پورے ہونے پر اللہ تعالیٰ کے حضور اظہار تشکر اور دعائیں کی گئی۔

☆۔ 8۔9 نومبر 1965ء کی درمیانی شب اپنے مولا حقیقی سے جاملے۔ اناللہ الیہ راجعون۔

(ماخوذ از تشحیذ الاذھان فروری 1990)

مرسلہ:۔ سیدہ منورہ صاحبہ نوا یزن برگ

ایک بار حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت مرزا بشیر احمدؓ سے جو آپؓ کے چھوٹے بھائی تھے کہا کہ بشیر! تم بتاؤ علم اچھا ہے یا کہ دولت۔ حضرت مسیح موعودؑ پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے فرمایا کہ بیٹا توبہ کرو توبہ۔ نہ علم اچھا ہے نہ دولت۔ خدا کا فضل اچھا ہے۔

سیرت مسیح موعودؑ

(از:۔ شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ)

ماں کی تربیت پر ہی بچہ کی تربیت کا انحصار ہوتا ہے۔

ایک نکاح کے خطبہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

''رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ظاہری طور پر جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے بلکہ یہ ہے کہ ماں کی اچھی تربیت سے جنت مل جاتی ہے اور اگر ماں اچھی تربیت نہ کرے، بچہ کے اخلاق کی اصلاح نہ کرے، اس کو مذہب سے واقف نہ کرے تو بچہ کی حالت تباہ ہو جاتی ہے اور قطعاً ایسی ماں کے قدموں کے نیچے جنت نہیں ہوتی۔ بے شک باپ مقوّم ہوتا ہے، قیّم ہوتا ہے، نگران ہوتا ہے وہ اکثر معیشت کی فکر میں گھر سے باہر رہتا ہے اور بہت کم وقت اسے گھر میں رہنے کے لیے ملتا ہے اور تھوڑے سے عرصے میں وہ بچوں کی پوری نگرانی نہیں کر سکتا۔ بچے کی وہ عمر جس میں وہ نقّال ہوتا ہے اور باتیں سیکھتا ہے، پانچ چھ سال کی ہوتی ہے۔ اس وقت نہ باپ اس کی اصلاح اور نگرانی کر سکتا ہے اور نہ وہ اس عمر میں کسی استاد یا ادب سیکھانے والے کے پاس جا سکتا ہے جس سے وہ اخلاق سیکھ سکے۔ صرف ماں جس کے پاس وہ ہر وقت رہتا ہے اُس کی نگرانی کر سکتی ہے۔ اگر ماں بچے کے سامنے جھوٹ بولے گی تو بچہ بھی جھوٹ بولنا سیکھ لے گا اور ماں چوری کرے گی تو بچہ بھی چوری کرنا سیکھ جائے گا اور اگر ماں دین سے بے پروائی اور غفلت اختیار کرے گی تو بچہ بھی دین سے بے پرواہ اور غافل ہو جائے گا لیکن اگر ماں اس کے سامنے سچ بولے گی تو بچہ بھی سچ بولنے کا عادی ہوگا۔ اگر ماں دوسروں سے ملتے وقت اخلاق فاضلہ سے پیش آئے گی تو بچے میں بھی اخلاق فاضلہ پیدا ہو جائیں گے۔ اگر ماں غریبوں اور مسکینوں پر رحم کرے گی تو بچہ میں بھی رحم کا مادہ پیدا ہو جائے گا۔ اگر ماں دیندار اور تقویٰ شعار ہوگی تو بچہ بھی دیندار اور تقویٰ شعار ہو جائے گا۔ غرض ماں کی تربیت پر ہی بچہ کے مستقبل کا انحصار ہوتا ہے اور رسول کریم ﷺ کے اس ارشاد کا کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے یہی مطلب ہے۔ دنیا میں کئی مائیں ایسی ہوتی ہیں جو بچوں کی اچھی تربیت نہیں کرتیں بلکہ بجائے درست کرنے کے بگاڑ دیتی ہیں۔ مذہب سے لاپرواہ بنا دیتی ہیں۔ ایسی ماؤں کے قدموں کے نیچے جنت کا ہونا کوئی معنے نہیں رکھتا۔ جو اولاد اچھی نہ ہو لوگ اس کی ماں کو برا کہیں گے اور اگر اولاد اچھی ہو تو لوگ اس کی ماں کی تعریف کریں گے۔ کیونکہ ابتدائی تربیت جس کا اثر بعد کی زندگی پر پڑتا ہے ماں ہی کرتی ہے۔ باپ کا نام اس لیے نہیں لیا جاتا کہ اُسے نگرانی کے لیے موقع بہت کم ملتا ہے۔ مگر ماں کو ہر وقت نگرانی اور اصلاح کرنے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ وہ ہر وقت بچہ کے ساتھ

بقیہ صفحہ 2 پر

Vol. 14 Monthly **Khadija** Germany Issue 1

رپورٹ 32 ویں سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ جرمنی

منعقدہ مورخہ 22 تا 24 اکتوبر 2010ء بمقام Eppelheim, Heidelberg

محترمہ لبنیٰ ثاقب صاحبہ منتظمہ رپورٹنگ

یہ محض خُدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا 32 واں سالانہ اجتماع مورخہ 24,23 / اکتوبر 2010 بمقام رائن نیکر ہال ایپل ہائم ہائیڈل برگ اپنی شاندار دینی روایات کے ساتھ منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالکۓ۔ یہ امر اس لحاظ سے خصوصیت کا حامل ہے کہ امسال سالانہ اجتماع کے ساتھ لجنہ کی سالانہ مجلس شوریٰ کا انعقاد بھی کیا گیا۔ نیز امسال مزید ترقیات کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے سالانہ اجتماع کی کاروائی پروجیکٹر کے ذریعہ انلارج اسکرین پر شاملین اجتماع کو دکھائی گئی۔ لجنہ کی طرف اس اقدام کو بے حد سراہا گیا۔

پہلا روز جمعۃ المبارک 22 / اکتوبر

جمعہ کے دن صبح سات بجے ہال کی چابی ہمیں مل گئی تھی۔ لجنہ کے تمام شعبہ جات نے فوری طور پہ ہال کی ''سیٹنگ شروع کر دی۔ ڈیکوریشن کی ٹیم نے بہت جلد کام مکمل کر لیا۔ بک سٹال، سمعی و بصری کا سٹال، سو مساجد کا سٹال۔ نمائش، بازار میں کھانے پینے کے سٹال لگ گئے۔ یہ تمام سٹال وقفے کے دوران اور شام کو اجتماع ختم ہونے کے بعد کھلتے تھے۔ شام کو بک اسٹال اور نمائش کے سٹال پہ بہت رش ہوتا تھا۔

نماز جمعہ کی ادائیگی:۔ تقریباً 13.30 بجے نماز جمعہ کی ادائیگی ہوئی۔ خطبہ جمعہ میں نماز باجماعت اہمیت و برکات ازروئے قرآن کریم، احادیث نبویہ ﷺ، ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعودؑ و خلفائے سلسلہ واضح کی۔ اور اس ضمن میں خواتین کو ان کی ذمہ داریوں کی جانب توجہ مبذول کروائی۔

خطبہ جمعہ:۔ سہ پہر 14.00 بجے شاملین اجتماع نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ فرمودہ 22 / اکتوبر براہ راست سُنا۔

افتتاحی اجلاس:۔ سہ پہر 16.00 بجے افتتاحی اجلاس کی کاروائی محترمہ امتہ الحئی صاحبہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم بمعہ اردو جرمن ترجمہ سے ہوا۔ حدیث مبارکہ، عہد اور نظم کے بعد مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ کی درخواست پر مکرم و محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت جرمنی نے لجنہ ممبرات و ناصرات سے شہدائے لاہور کی لازوال قربانیوں کے موضوع پر جامع اور مدلل خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ 28 مئی کو جب یہ سانحہ ہوا تو جرمنی کی جماعت بھی شدید رنج و الم اور غم کی کیفیت سے دوچار تھی۔ چنانچہ جماعتی فیصلہ کے بعد ایک وفد کی صورت میں ہم لوگ اصل واقعات کا محرک جاننے اور مدد کے ارادہ سے لاہور پہنچے اور وہاں جا کر شہداء کے خاندانوں اور اپنے زخمی بھائیوں سے ملے اور ان کی جو حالت دیکھی۔ اُس سے ہمارے ایمانوں کو مزید تقویت ملی۔ ہم نے دیکھا کہ وہ لوگ بالکل بے چین نہیں تھے، ان کے حوصلے بلند تھے، اور وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند سینہ سپر تھے۔ دونوں مساجد اسی طرح نمازیوں سے آباد تھیں۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ اجتماع کے تینوں دنوں میں آپ نے روحانیت اور تقویٰ میں ترقی کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب کرے اس کے بعد آپ نے افتتاحی دعا کروائی۔

علمی مقابلہ جات کا آغاز: دُعا کے بعد اسٹیج پر ناصرات کے علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ اس دوران لجنہ کے خدیجہ اور عائشہ گروپس کے علمی مقابلہ جات حفظ قرآن، حسن قرأت، اردو اور جرمن فی البدیہہ تقاریر کے سیمی فائنل مقابلہ جات کروائے گئے۔

مجلس شوریٰ کا آغاز: ناصرات کے ہال میں شام 18.15 بجے مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ کی زیر صدارت سالانہ مجلس شوریٰ لجنہ اماء اللہ کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں اجتماع کے پہلے روز کی کاروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ حاضری: لجنہ، ناصرات، بچگان کی کل حاضری: 1,973 رہی۔

دوسرا روز:۔ سالانہ اجتماع کے دوسرے روز حسب معمول نماز فجر کی باجماعت ادائیگی سے دن کا آغاز ہوا۔

اجلاس دوئم کی کاروائی کا آغاز:۔ دوسرے دن کا اجلاس صبح 9.30 پہ ہوا۔ کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم بمعہ اردو جرمن ترجمہ سے ہوا۔ حدیث نبویہ ﷺ اور اردو نظم کے بعد لجنہ کے علمی مقابلہ جات میں سے مقابلہ حسن قرأت مربیان کرام کی زیر نگرانی اسٹیج پر کروایا گیا۔ جبکہ حفظ قرآن کے فائنل مقابلہ جات الگ ہال میں کروائے گئے۔ اس دوران اردو، جرمن نظم کے سیمی فائنل بھی کروائے گئے۔ واضح رہے کہ تمام علمی مقابلہ جات میں سے پہلی آٹھ پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو فائنل مقابلہ جات کیلئے لیا گیا تھا۔ دو بجے نماز ظہر اور عصر کا وقفہ ہوا۔ نماز سے قبل اسٹیج سے صد سالہ خلافت جوبلی دعاؤں کا ورد کروایا گیا۔ نماز کے بعد وقفہ برائے طعام ہوا۔ دوران وقفہ مجلس شوریٰ کی سب کمیٹی تبلیغ اور متفرق شعبہ جات کی میٹنگز بھی جاری رہیں۔

اجلاس سوئم: سہ پہر 15.30 بجے تیسرے اجلاس کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ سورۃ الفرقان کی آیات 72 تا 78 کی تلاوت معہ اردو جرمن ترجمہ پیش کی۔ بعد ازاں اردو نظم کے فائنل مقابلہ جات کروائے گئے۔ اس مقابلہ کے اختتام پر اردو، جرمن زبانوں میں فی البدیہی تقریری مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ ہر دو مقابلہ جات میں خدیجہ و عائشہ گروپس کی بالترتیب 65 ممبرات نے حصہ لیا۔ دوسری جانب ناصرات کے ہال میں سالانہ مجلس شوریٰ لجنہ اماء اللہ کی کاروائی جاری تھی۔ شام 19.00 بجے وقفہ برائے طعام و نماز مغرب وعشاء ہوا۔ سالانہ اجتماع کے دوسرے دن کی لجنہ ممبرات و ناصرات کی حاضری **3,237** رہی۔

تیسرا روز:۔ سالانہ اجتماع کے تیسرے دن کا آغاز بھی نماز فجر کی باجماعت ادائیگی اور درس القرآن سے ہوا۔

اجلاس چہارم: ٹھیک صبح 9.30 پر اجلاس چہارم کی کاروائی کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا۔ اور اس کا اردو جرمن ترجمہ پیش کیا۔ حدیث نبوی ﷺ اور نظم کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ اسٹیج پر ''خدیجہ'' اور ''عائشہ'' دونوں گروپس کے اردو، جرمن فی البدیہہ مقابلہ جات شروع ہوئے۔ ان مقابلہ جات کے اختتام پر وقفہ برائے طعام و نماز ظہر و عصر ہوا۔

اختتامی اجلاس: دوپہر 14.30 بجے اختتامی اجلاس شروع ہوا۔ اس میں لجنہ اور ناصرات شامل تھیں تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد آج کے اس اجلاس کی کاروائی کا آغاز ہوا۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے موقع پر خواتین سے خطاب 3 اکتوبر 2010۔ مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ کی زیر ہدایت سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے موقع پر خواتین سے خطاب کو سالانہ اجتماع کے موقع پر دکھانے اور سُنانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ شاملین اجتماع نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کو انتہائی خاموشی، مکمل انہماک، دلجمعی اور دلچسپی سے سُنا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر فرمان پر لبیک کہنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے اختتام پر نیشنل جنرل سیکرٹری صاحبہ نے مختصر سالانہ رپورٹ کارگذاری لجنہ جرمنی اکتوبر 2009ء تا ستمبر 2010ء پیش کی۔

خطاب نیشنل صدر صاحبہ محترمہ نیشنل صدر صاحبہ نے ممبرات و ناصرات سے مختصر اور جامع خطاب فرمایا۔ موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطاب کے بارہ میں فرمایا! کہ خطاب سُننے کے دوران ہمیں یوں محسوس ہو رہا تھا کہ حضور انور ایدہ اللہ ہمارے ساتھ موجود ہیں اور یہ اثر وقتی نہ ہو۔ حضور انور کو ہم سے جو اُمیدیں ہیں۔ ہمیں اُنھیں پورا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ خلافت بڑی دولت ہے ہم نے اس کی قدر کرنی ہے اور ہم ہی اس کے امین ہیں۔ آئندہ سال کے لیے ہم نے سب سے اونچا گراف تبلیغ کا کرنا ہے۔ اس جہاد کے لیے ہمیں 3 محاذوں پر لڑنا ہے۔ اس کے لیے اپنے آپ کو تیار کریں۔ ہمیں نفس کا جہاد کرنا ہے، اسلام کا دفاع کرنا ہے اور دین کا دفاع کرنا ہے۔ اس اثر کو اپنے گھروں میں بھی ساتھ لیکر جائیں۔ اس کے بعد آپ نے تمام کارکنات کا شکریہ ادا کیا۔

تقریب تقسیم انعامات: آخر میں تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ نے سال رواں میں حلقہ / مجالس کے شعبہ جات کو بہترین کارکردگی پر اسناد تقسیم کیں۔ بعد ازاں لجنہ و ناصرات کے علمی مقابلہ جات میں پوزیشنز حاصل کرنے والی ممبرات نیشنل سیکریٹری تعلیم صاحبہ نے میڈلز اور اسناد تقسیم کیں۔ شام 18.00 بجے دُعا کے بعد 32 واں سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔ تمام شعبہ جات نے اجتماع کو کامیاب بنانے کے لیے بہت محنت سے کام کیا۔ آخر میں تمام منتظمات نے اپنے اپنے شعبوں کا وائنڈ اپ بھی کیا۔ **حاضری:** ممبرات و ناصرات و بچگان کی حاضری 3,485 رہی۔

صدر صاحبہ لجنہ کی ہدایت:۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر صدر صاحبہ کی ہدایت کے مطابق تمام نائب منتظمات اعلیٰ، منتظمات و نائبات نے نظافت wc میں ایک دن 20 منٹ ڈیوٹی دی۔ صدر صاحبہ لجنہ نے بھی یہ ڈیوٹی دی۔ آخر میں دعا ہے کہ خداوند کریم ہماری حقیر کوششوں کو بارآور کرے اور احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ ہم ہائیڈل برگ کے لوکل امیر صاحب ان کی عاملہ اور ہائیڈل برگ کے خدام و انصار بھائیوں کے مشکور ہیں کہ انہوں نے اجتماع کے انتظامات میں ہماری مدد کی۔ جزاک اللہ